سوال

(285)منہ بولے بیٹے کا حصہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حیدر آباد سے شیر محمد لکھتے کہ زید کے ہاں اولاد نہ ہونے کی بنا پر اس نے کسی کے بچے کو اپنا منہ بولا بنالیا اس کی پرورش کرنے کے بعد اس کی شادی بھی نیز اس کے نام ایک 5 مر لہ پلاٹ بھی لگوا دیا شادی کے بعد وہ اپنے منہ بولے باپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا جاتے وقت اسے بہت سمجھایا گیا لیکن وہ نہ مانا بالا آخر زید نے مایوس ہو کر وہ پلاٹ جو اپنے منہ بو لے بیٹے کو دیا تھا اپنے بھائی کے بیٹے کو فروخت کر دیا پھر وہ فوت ہو گیا اس کے مرنے کے بعد اس کے منہ بولے بیٹے کا دعوی ہے کہ میرا پلاٹ مجھے دیا جائے مرنے والا زندگی میں مجھے دے گیا تھا آپ بتائیں کہ واقعی وہ اپنے پلاٹ کا حقدار ہے جسے فروخت کر دیا کر دیا گیا ہے وہ اس کا مالک ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ حقیقی والد اگر اپنی اولاد کو کوئی عطیہ دیتا ہے تو مناسب سمجھے تو کسی وقت بھی اسے واپس لے سکتا ہے جیسا کہ رسوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :"کہ کسی آدمی کےلیے جائز نہیں کہ وہ عطیہ دے کر واپس لے البتہ والد ایسا کر سکتا ہے (سنن ابی داوٗد: کتاب العصبات)

صورت مسئولہ میں زید نے اپنے منہ بولے بیٹے کو جو پلاٹ دیا تھا واپس لینے کا مجاز نہ تھا کیونکہ واپس لینے کا حق صرف حقیقی باپ کو ہے جبکہ زید اس کا حقیقی باپ نہیں تھا اور نہ ہی زید نے پلاٹ دیتے وقت یہ شرط لگائی تھی کہ اگر تو میرے پاس نہ رہا تو پلاٹ واپس لے لیا جائے گا اس بنا پر زید کا اپنے بھتیجے کے ہاتھ زمین فروخت کرنا صحیح نہیں ہے ممکن ہے کہ قیا مت کے دن اس سے باز پرس ہو لیکن جب اس نے اسے فروخت کر دیا اور خریدنے والوں نے اس کی قیمت بھی ادا کر دی ہے تو اب خریدار اسے واپس کرنے کا پابند نہیں ہے اب پنچائتی طور پر افہام و تفہیم کے ذریعے معاملہ کو حل کیا جائے کیونکہ زید تو فوت ہو چکا ہے عدالتی چارہ جوئی سے فریقین کو نقصان پہنچ سکتا ہے جس نے قیمت ادا کر کے پلاٹ خرید اہے اسے پلاٹ واپس کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:309